بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡن، نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡن، اَمَّا بَعۡدُ:

60.سورۃ الممتحنہ

التّفسیر المُیسّر سے جزء ﴿قَدۡ سَمِعَ﴾ کی تفسیر کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں سورۃ الممتحنۃ سے درس کا آغاز کرتے ہیں، سورۃ الممتحنة کی تفسیر المُیسّر سے ہم تفسیر بیان کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّیۡ وَ عَدُوَّکُمۡ اَوۡلِیَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَیۡہِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ وَ قَدۡ کَفَرُوۡا بِمَا جَآءَکُمۡ مِّنَ الۡحَقِّ ۚ یُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَ اِیَّاکُمۡ اَنۡ تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ رَبِّکُمۡ ؕ اِنۡ کُنۡتُمۡ خَرَجۡتُمۡ جِہَادًا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِیۡ ٭ۖ تُسِرُّوۡنَ اِلَیۡہِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ ٭ۖ وَ اَنَا اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَیۡتُمۡ وَ مَاۤ اَعۡلَنۡتُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡہُ مِنۡکُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۱﴾ ﴾[الممتحنة:1]

سورۃ کا نام سورۃ الممتحنة "الممتحنة" امتحان سے لیا گیا ہے (بہت بڑی آزمائش) آیئے دیکھتے ہیں اس سورۃ کی مختصر تفسیر التّفسیر المُیسّر سے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! وہ جنہوں نے تصدیق کی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور شریعت پر عمل پیرا ہوئے، میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ (پیارے مت بناؤ) کہ تم ان سے دوستی رکھ کر محبت کر کے خفیہ پیغام پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کی مخبری کرتے ہوئے، جبکہ یقیناً اُن لوگوں نے انکار کیا اُس حق کا جو تمہارے پاس آیا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان اور جو کچھ نازل ہوا قرآن مجید میں سے آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر، اور اُنہیں جلاوطن کیا اور نکالا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور تمہیں بھی اے مومنو! مکہ سے کیونکہ تم لوگوں نے ایمان رکھا ہے اللہ تعالیٰ پر جو تمہارا ربّ ہے اور اس کی توحید کی ہے۔

اے مومنو! اگر تم لوگوں نے میرے راستے میں ہجرت کر کے جہاد کیا ہے میری رضامندی کے لیے کہ میں تم سے راضی ہو جاؤں تو بس میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ خفیہ اُن سے محبت قائم کرتے ہو اور پیغامات بھیجتے ہو، اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، جو تم میں سے ایسا کرے گا تو یقیناً وہ راہ راست سے ہٹا ہوا ہے۔

اور قصہ معروف ہے فتح مکہ کے موقع پر فتح مکہ سے پہلے سیدنا حاطب بن أبي بلتعہ رضی اللہ عنہ کا معروف قصہ ہے صحیحین (صحیح بخاری، مسلم) میں کہ انہوں نے خفیہ خط لکھا مشرکین قریش کو "کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہیں وہ حملہ آور ہونا چاہتے ہیں اور فتح مکہ کی تیاری کر رہے ہیں": اور اُن کو خبر دار کر دیا!

یہ خط لکھا اور بھیجا لیکن وحی کے ذریعے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی، اور ابھی جس کو خط لکھا وہ عورت راستے میں تھی جو مکہ جا رہی تھی تو راستے میں اُسے پکڑ لیا، اور سیدنا علی اور سیدنا مقداد دونوں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق (وہ خط چھپا کر جا رہی تھی) وہ خط اُس سے لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ خط سامنے رکھا، اُس میں لکھا ہوا تھا (حاطب بن أبي بلتعہ کی طرف سے قریش کے چند سرداروں کی طرف وہ خط لکھا تھا): "کہ تم لوگ خبر دار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہیں وہ حملہ آور ہونا چاہتے ہیں"۔

تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا حاطب کو بلایا اور یہ دریافت فرمایا کہ ایسا عمل کیوں کیا؟ سیدنا حاطب نے فرمایا قسم کھا کر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اُن کو کوئی شک نہیں ہے اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامیابی عطا فرمائے گا، لیکن وہ مشرکین پر کچھ احسان کرنا چاہتے تھے کیونکہ اُن کے گھر والے رشتے دار جو ہیں وہ مکہ میں تھے اور مشرکین ہمیشہ اُن کو ستاتے تھے اور آئے دن طرح طرح کی آزمائش میں ڈالتے تھے اور تکلیفیں پہنچاتے تھے۔

تو اس خط کے ذریعے سے وہ تھوڑا سا احسان کر کے مشرکین پر تاکہ وہ اپنی فیملی کو (گھر والوں کو) محفوظ کر لیں اُن کے شَر سے، اصل مقصد یہ تھا۔

اور قصہ معروف ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہی دی کیونکہ بدری صحابہ میں سے ہیں سیدنا حاطب جو ہیں، اور یہ ایک آزمائش تھی کہ گھر والوں کی وجہ سے اس طریقے سے خفیہ پیغام پہنچانا اصل قصہ یہ ہے، اس لیے ممتحنۃ کا نام آزمائش سے ہے میں نے پہلے بیان کیا ہے، بس یہ آزمائش تھی۔

اور اس سورت میں ہم آگے دیکھیں گے ان شاءاللہ کہ کافروں کے ساتھ کیسے تعلقات رکھنے ہیں، کس کے ساتھ دوستی رکھنی ہے کس کے ساتھ نہیں رکھنی ہے، دوستی کی کیا قسمیں ہیں کون سی جائز ہے کون سی ناجائز ہے، اس موضوع کے تعلق سے یہ سورۃ ہے، اور باقی مزید قصہ آپ دیکھ لیں میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ﴿٢﴾﴾ [الممتحنة: 2]

اگر یہ کافر جو ہیں جن سے تم دوستیاں رکھتے ہو اور خفیہ پیغام پہنچاتے ہو (خفیہ دوستیاں رکھتے ہو) اُن سے محبت کرتے ہو، اگر یہ تم پر غالب ہو جائیں کسی طریقے سے کہ یہ تم پر دھاوا بول دیں جنگ کر دیں، اور تمہاری طرف اپنے ہاتھوں سے اور زبانوں سے تم لوگوں کو تکلیف پہنچائیں (یعنی ہاتھوں سے قتل اور غلامی کر دیں یا تمہیں غلام بنا دیں قتل کر دیں اور زبانوں سے گالی گلوچ پر اُتر آئیں)، اور ہر حال میں وہ یہ تمنا کرتے ہیں کہ کاش تم لوگ بھی اُن کی طرح کافر ہی ہوتے! یعنی دو لفظوں میں: ان کافروں کے ساتھ دوستی رکھنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣﴾﴾ [الممتحنة: 3]

تمہیں کبھی نفع نہیں پہنچائیں گی تمہاری رشتے داریاں اور تمہاری اولاد، جبکہ تم اُن کی وجہ سے کافروں سے دوستی رکھو گے، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے بیچ میں فیصلہ کرے گا فرمانبرداروں کو جنت میں داخل کرے گا اور نافرمانوں کو جہنم میں داخل کرے گا، اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے

تمھارے اقوال اور اعمال میں سے۔یعنی جن کی وجہ سے خفیہ پیغام بھیجا ہے گھر والے ہیں، رشتے دار، اولاد، قیامت کے دن یہ تمھارے کوئی کام نہیں آئیں گے فیصلہ قیامت کے دن ہو گا۔

اور پھر دو قسم کے لوگ ہیں: (۱) یا تو فرمانبردار ہیں اہل الطاعۃ ہیں۔ (۲) یا نافرمان ہیں اہل المعصیۃ ہیں۔اور دونوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہے، اہل الطاعۃ جنت میں داخل ہوں گے، اور نافرمان اہل المعصیۃ جو ہیں وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔اور سچ بات اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب دیکھتا ہے جو تم کر رہے ہو کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں ہے تمھارے اقوال اور اعمال میں سے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٤﴾﴾ [الممتحنة: 4]

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ یقیناً اے مومنو! تمھارے لیے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور مومن جو اُن کے ساتھی ہیں تمھارے لیے اُن میں بہترین نمونہ ہیں، جب اُن لوگوں نے اپنی قوم سے کہا جو اللہ تعالیٰ سے کفر کر بیٹھے کہ ہم تم سے بیزار ہیں ہم تم سے بَری ہیں اور ہر اُس چیز سے جس کی تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا، ہم نے تم کو جھٹلایا ہے اور جس کفر پر تم ہو ہم نے اُس کا انکار کیا ہے، اور ہمارے بیچ میں دشمنی اور بغض و نفرت ظاہر ہو چکی ہے ہمیشہ کے لیے جب تک کہ تم اپنے کفر پر قائم ہو اور جب تک تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور توحید پر قائم نہیں ہوتے۔

اور اس اقتداء میں ایک استثناء ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا اپنے والد کے لیے استغفار جو ہے وہ شامل نہیں ہے اور یہ اُس وقت تھا جب سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے والد کے تعلق سے وضاحت نہیں ہوئی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے، جب واضح ہو گیا کہ اُن کا والد اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو انہوں نے بھی اپنے والد سے برأت کا اعلان کیا اور اُن سے بیزار ہو گئے۔

اے ہمارے ربّ! ہم تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری طرف توبہ کر کے لوٹتے ہیں اور تیری طرف ہی قیامت کے دن واپس لوٹ کر جانا ہے۔ یہ آیت الولاء والبراء کے تعلق سے بیان کی گئی ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے اصول میں سے ایک اصل یہ ہے کہ دوستی اور دشمنی کیسے کی جاتی ہے، اور اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ جو کافر ہیں اور مشرک ہیں اُن سے کبھی بھی دوستی ہو نہیں سکتی (الولاء والبراء کا معاملہ جو ہے یہ دین کے اصولوں میں سے ہے)۔

اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کے ساتھ جو مومن تھے انہوں نے برأت کا اعلان کیا اپنی قوم سے جو کافر قوم تھی، اور ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں اور نمونہ اسے کہتے ہیں جس کی اقتداء کی جائے۔

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یقیناً اس کا پیغام دیا ہے ہمیں، یعنی یہ پیغام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے بھی ہے جو آج اس صورت میں موجود ہے۔

پھر مزید دعا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾﴾ [الممتحنة: 5]

اے ہمارے ربّ: ہمیں کافروں کے لیے فتنہ اور آزمائش کا سبب نہ بنا کہ اُن کافروں کو ہمارے اوپر مسلط کر کے ہمارے لیے عذاب کا باعث بنیں، پھر وہ ہمارے دین میں فتنے کا سبب بنیں اور ہم پر غالب ہو جائیں اور یہ کہیں کہ اگر واقعی حق پر ہوتے تو پھر اِن کو کبھی بھی کوئی تکلیف یا عذاب نہ پہنچتا، اور پھر کافر اپنے کفر میں مزید بڑھ جاتے، اے اللہ تعالیٰ! ہمارے گناہوں کو ڈھانپ دے اور ہمیں معاف کر دے، بے تُو عزت والا غالب ہے جسے کوئی عاجز نہیں کر سکتا، اور بڑی حکمت والا ہے اپنے اقوال اور افعال میں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾﴾ [الممتحنة: 6]

یقیناً اے مومنو! تمہارے لیے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جو امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں خیر کی، اور جو منہ موڑتا ہے اُس چیز سے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء کی اتباع کرنی ہے اور پیروی کرنی ہے اور اُن کو بہترین نمونہ بنانا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جو دوستی کرلیتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے پرواہ ہے غنی ہے، اور حمید ہے اپنی ذات اور صفات میں جس کی ہر حال میں حمد وثناء کی جاتی ہے۔

اور حمید کہتے ہیں بڑی تعریفوں والے کو، اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تعریفیں کی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ حق رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کی جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّجۡعَلَ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ عَادَيۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۷﴾ [الممتحنة: 7]

عنقریب ہے اے مومنو! کہ جن رشتے داروں سے تم لوگوں نے برأت کا اظہار کیا ہے (جن کافر رشتے داروں سے یا مشرکین رشتے داروں سے تم لوگوں نے برأت کا اظہار کیا ہے) یعنی عنقریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بغض و نفرت کے بعد محبت پیدا کردے، اور کینے کے بعد دل میں الفت پیدا کردے اور اُن کے دلوں کو اسلام کے لیے کشادہ کردے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اپنے بندوں کی بخشش کرنے والا ہے اور خوب رحم کرنے والا ہے۔

یعنی معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ہم نے حکم کی پیروی کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی، ہمیں جو حکم ہے کہ مشرکین سے ہم نے برأت کا اعلان کرنا ہے ہم اُن سے بَری ہیں، اور عنقریب یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت دے دے اور وہ مسلمان بن جائیں پھر جو اللہ کے لیے اُن سے نفرت تھی وہ الفت میں بدل جائے، جو دشمنی تھی وہ دوستی میں بدل جائے۔

یعنی مایوس نہیں ہونا! ہم نے حکم کی پیروی کرنی ہے باقی معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝﴾[الممتحنة: 8]

اب کافروں کی قسموں کا بیان ہو رہا ہے کہ کن سے دوستی رکھ سکتے ہو اور کن سے نہیں رکھ سکتے، پہلے اُن کافروں کا بیان ہے جن سے ہم دوستی رکھ سکتے ہیں وہ کیسی دوستی ہے دیکھیں:

﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾: کہ اے مومنو! اللہ تعالیٰ تمہیں منع نہیں کرتا اُن کافروں سے دوستی رکھنے سے جنہوں نے تمہارے خلاف کوئی جنگ یا قتال نہیں کیا دین کی وجہ سے، اور تمہیں تمہارے گھروں سے بھی نہیں نکالا، تو تم اُن لوگوں کے ساتھ خیر خواہی سے کام لو (یہاں پر دوستی کا مطلب خیر خواہی ہے)، اور اُن کے ساتھ عدل وانصاف کرو، اُن کے ساتھ احسان کرو اور خیر خواہی سے کام لو، بے شک اللہ تعالیٰ خوب پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو جو اپنے اقوال اور افعال میں انصاف سے کام لیتے ہیں۔

تو پہلی قسم کے یہ کافر ہیں جو دین کے دشمن نہیں ہیں جو جنگ پر نہیں اُترے ہوئے اور نہ ہی مومنوں کو اُن کے گھروں سے نکالا ہے ان کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا ہے؟ خیر خواہی کا، عدل وانصاف کا، عدل وانصاف کی بنیاد پر اگر وہ ہم سے اچھا پیش ہوتے ہیں اور ہمارے لیے خیر خواہی کا اظہار کرتے ہیں تو ہم بھی اسی طریقے سے انصاف کرتے ہوئے خیر خواہی سے کام لیتے ہیں۔

اور دوسری قسم کے کافر جن سے ہمیں منع کیا گیا ہے اُن کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾[الممتحنة: 9]

اے مومنو! اللہ تعالیٰ تمہیں صرف اُن کافروں سے منع کرتا ہے جن لوگوں نے تمہارے ساتھ قتال کیا ہے جنگ کی ہے دین کی بنیاد پر اور تمہیں اپنے گھروں سے نکالا ہے اور اُن کافروں کی مدد بھی کی ہے جن کافروں نے تمہیں گھروں سے

نکالا ہے، کہ ایسے کافروں سے محبت دوستی اور مددمت کیا کریں، اور جو مومنوں کے خلاف اُن سے دوستی رکھتا ہے تو یقیناً ایسے لوگ جو ہیں وہ ظالم ہیں جنھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حدیں پار کرنے والے ہیں۔

یہ دوسری قسم کے کافر ہیں جن سے دوستی رکھنا جسے موالات کہتے ہیں دین کے لیے وہ جائز نہیں ہے کسی صورت میں، اُن کی مدد مسلمانوں کے خلاف کرنا بھی جائز نہیں ہے، اور یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو گھروں سے نکالا ہے اور اُن کافروں کی مدد کی ہے جنھوں نے مسلمانوں کو گھروں سے نکالا ہے، تو ایسے کافروں کے ساتھ دوستی رکھنا جائز نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾﴾ [الممتحنة: 10]

پھر آزمائش کے تعلق سے ایک اور مسئلہ ہے (ایک مسئلہ تو گزر گیا ہے جو کافروں کے تعلق سے تھا دوستی اور دشمنی کا اور اسی کے ساتھ ساتھ ملتا جلتا ایک اور مسئلہ ہے) کہ جب ہجرت ہوئی اور مسلمان مکہ کو چھوڑ کر مدینے کی طرف آئے اُن کو مجبور کیا گیا مکہ چھوڑنے کو، اور اللہ تعالیٰ کے لیے انہوں نے اپنے گھروں کو چھوڑ دیا، اُن میں سے کئی نے اپنے اہل وعیال کو بھی چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تو معاملہ ایک پیش آیا کہ جن مومنوں کی بیویاں مکہ میں رہ گئیں اور اسلام قبول نہیں کیا کفر پر باقی رہیں اُن کا مسئلہ کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا، یا وہ مومن عورتیں جو بعد میں ہجرت کر کے آئی ہیں اور اپنے کافر خاوندوں کو چھوڑ کر آئی ہیں اب اُن کا کیا حکم ہے اُن کے لیے کیا کیا جائے، اُن کے اس مسئلے کا کیا حل ہے۔

اس تعلق سے دیکھیں بڑا پیارا پیغام ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! وہ جنہوں نے تصدیق کی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور شریعت پر عمل پیرا ہوئے، جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں دار الکفر کو چھوڑ کر دار الاسلام کی طرف تو انہیں آزمائیں تاکہ اُن کے ایمان کو سچ جان لو، اور حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے (اُن کے ایمان کے تعلق سے حقیقت تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے لیکن مومنوں کا کیا کام ہے؟ کہ اُن کو آزمانا ہے واقعی مومنہ ہیں کہ نہیں مومن عورتیں ہیں کہ نہیں)۔

پس جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ مومن عورتیں ہیں جیسا کہ تمہیں ظاہر ہوتا ہے اُن کی علامت اور بینات سے (جو نشانیاں ہیں اُن سے ظاہر ہو گیا) کہ یہ مومن ہیں تو اُن کو واپس کافروں کی طرف مت بھیجیں کیونکہ جو مومن عورتیں ہیں اُن کے لیے کافر خاوند جائز نہیں ہے، اور جو کافر مرد ہیں اُن کے لیے مومنہ عورتیں جائز نہیں ہیں یعنی نکاح کے لیے جائز نہیں ہیں، اور جو مسلمان عورتیں ہیں اُن عورتوں کے کافر خاوندوں کو جو انہوں نے مہر دیا ہے اُن کو واپس کرو، اور تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ اگر تم لوگ ان مومن عورتوں سے شادی کرنا چاہو نکاح کرنا چاہو بشرطیکہ اُن کی مہریں اُن کو دے دیں، اور کافر عورتوں کے نکاح کو مت تھامو (یعنی جن مومنوں کی بیویاں کافر ہیں اس نکاح کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اس نکاح کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے) اور کافروں سے تم مطالبہ کرو کہ جو مہر تم نے ان کافر عورتوں کو دیا ہے جو اسلام سے خارج ہو چکی ہیں اور اہل کفر کے ساتھ جا کر ملی ہیں، اور وہ بھی جو مسلمان بیویاں جو مسلمانوں کی طرف آئی ہیں وہ بھی اپنے مہر جو ہیں واپس لے لیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا ہے جو تم لوگوں کے بیچ میں کرتا ہے اس کی مخالفت مت کریں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے، اور خوب حکمت والا ہے اپنے اقوال اور افعال میں۔

واضح ہے؟ کیا حل ہے؟

اب دیکھیں: مومن مرد ہیں ہجرت کر کے آئے ہیں مکہ سے مدینہ کی طرف اُن کی بیویاں واپس رہ گئی ہیں، یا تو کفر پر واپس رہ گئی ہیں یا ساتھ آئی ہیں مدینہ سے مرتد ہو کر چلی گئی ہیں (مکہ کی طرف واپس چلی گئی ہیں) اور کافروں کے ساتھ جا کر ملی ہیں۔

اور وہ عورتیں جو مومن عورتیں ہیں اور مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئی ہیں جن کے خاوند کافر ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

اے ایمان والو! جب یہ مومن عورتیں تمہارے پاس آئیں جن کے خاوند کافر تھے تمہارے پاس پہنچ گئیں مدینہ آپ اُن کو آزما کر دیکھیں واقعی مومن ہیں کہ جھوٹ بول رہی ہیں، سچی ہیں کہ نہیں؟ اور ظاہراً جو علامات آپ کو نظر آئیں ایمان کی انہیں قبول کر لیں اور حقیقت تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ دل کی حالت کیا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ سپرد ہے، ظاہراً مومنہ ہیں تو ان کو قبول کر لیں اور ان کے ایمان کی بنیاد پر ان سے نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ مومن عورتوں کا نکاح کافر مردوں سے جائز نہیں ہے (نکاح ختم ہو گیا جب عورت مومن ہو جائے اور خاوند کفر پر باقی رہے تو نکاح ختم ہو جاتا ہے)۔

تو ایسی صورت میں اے مومن مردو! تم اُن سے شادی کر سکتے ہو اور نکاح کر سکتے ہو بشرطیکہ جو مہر ان کے مشرک خاوندوں نے ان کو دیا ہے وہ واپس کر دو (انصاف دیکھیں سبحان اللہ!)، اور وہ عورتیں جو تمہیں چھوڑ کر گئی ہیں مرتد ہو کر کافروں کے ساتھ جا کر ملی ہیں اور جو مہر تم لوگوں نے اُن کو دیا ہے تو ان کافر مردوں سے واپس مانگ لو۔

اگر مشرکین مہر واپس نہ دیں ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ اس کا حل دیکھیں اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾﴾ [الممتحنة: 11]

اے ایمان والو! اگر تمہاری بعض بیویاں مرتد ہو کر کافروں کی طرف چلی گئیں اور تمہیں کافر جو ہیں وہ مہر تمہیں واپس نہ کریں جو تم اپنی بیویوں کو دے چکے تھے پھر تم لوگوں کا ان کافروں کے ساتھ سامنا ہوا اور جنگ ہوئی اور تم اُن پر غالب آ گئے تو بس جن کی بیویاں (یعنی جن مسلمان مردوں کی بیویاں) واپس چلی گئیں اور مشرکین نے اُن کا مہر واپس نہیں کیا تو مال غنیمت سے ان مومنوں کو جو ہے مہر واپس کریں، اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو (یعنی یہ اِن کا حق ہے یعنی مال غنیمت تو الگ ملے گا)۔

مال غنیمت جو ہے کس کو ملتا ہے؟ جو جنگ میں شریک ہوتا ہے۔ جنگ میں شریک ہے تو مال غنیمت ملے گا اور اگر اسے مہر جو نہیں دیا وہ بھی اسی میں سے ان کو الگ سے دیں گے، اور اگر شریک نہیں ہوئے تو مال غنیمت میں سے ان کو ان کے مہر کا حق ملے گا کیونکہ مشرکین نے ناحق اُن سے یہ حق چھینا ہے (یعنی حق ہے مومن مردوں کا کہ ان کے مہر واپس

کریں)، بیوی وہاں پہنچ گئی جو مہر دیا تھا وہ بھی واپس نہیں کر رہے تو حق کیسے لیا جائے گا؟ اس طریقے سے جب مال غنیمت ملے تو اس میں اس حق کو الگ کر لیں۔

اور پھر پیغام بڑا پیارا ہے: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ﴾: اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو (یہ حق جو ہے یہ اُن کو دینا ہے، سبحان اللہ)۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲﴾[الممتحنة: 12]

اے پیارے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس آئیں بیعت لینے کے لیے اور اس بات پر بیعت لیں کہ وہ اللہ کے ساتھ عبادت میں کبھی کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی ولادت کے بعد یا ولادت سے پہلے، اور نہ ہی اپنے خاوندوں کی طرف ناجائز اولاد کو منسوب کریں گی، اور نہ ہی آپ کی بھلائی میں کوئی مخالفت کریں گی جس کا آپ اُن کو حکم دیتے ہیں، تو اُن سے بیعت لے لیں اور وعدہ کر لیں اُن سے اس بنیاد پر اور اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے مغفرت طلب کریں بے شک اللہ تعالیٰ خوب بخشنے والا ہے اپنے گناہ گار بندوں کی توبہ کو اور اُن پر رحم کرنے والا ہے۔

یہ عورتوں کی بیعت کا مسئلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے مردوں سے بیعت لیتے تھے ویسے عورتوں سے بیعت بھی لیتے تھے، لیکن جب مرد بیعت کرتے ہیں تو ہاتھ ملا کر بیعت کرتے ہیں، عورتوں کے لیے بغیر ہاتھ ملائے بیعت ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی غیر محرم عورت کو ہاتھ نہیں لگایا۔

اور اس آیت میں چند چیزوں کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ جب ہجرت ہوئی ہے تو کچھ ایسی عورتیں بھی تھیں کافر تھیں اسلام قبول کیا ہے تو بیعت تو کرنی ہے بیعت کس بنیاد پر ہوگی کیسے ہوگی، اِن چیزوں کو یہاں پر ذکر کیا گیا ہے اسے بیعت النساء بھی کہتے ہیں۔

سب سے پہلے دیکھیں کہ شرک نہیں کریں گی۔ بعض لوگ کہتے ہیں "کہ کلمہ گو مشرک نہیں ہو سکتا": نہیں ہو سکتا تو کلمہ تو پڑھ لیا ہے تو پھر سب سے پہلے شرک کی نفی کیوں ہو رہی ہے ؟ اس لیے کہ کلمہ گو مشرک بھی ہو سکتا ہے۔

تو یقیناً سب سے پہلی بات جس پر بیعت کی جاتی ہے: (۱) کہ شرک سے برأت اور دوری ہے کہ کبھی شرک نہیں کریں گی۔ (۲) چوری نہیں کریں گی۔ (۳) زناکاری نہیں کریں گی۔ (۴) اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، نہ تو حمل گرائیں گی ولادت سے پہلے نہ ولادت کے بعد قتل کریں گی۔ (۵) اور نہ ہی ناجائز اولاد کو اپنے خاوند کے ساتھ منسوب کریں گی کوئی بہتان نہیں لگائیں گی۔

اگر ایسا معاملہ ہے تو بیعت قبول کریں اور اُن کے لیے دعائے مغفرت کریں بے شک اللہ تعالیٰ خوب بخشنے والا ہے اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اور سورۃ کا اختتام دیکھیں میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ جیسے موتیوں کا ہار ہوتا ہے نا، پوری سورۃ میں اب آزمائش کا پیغام ہے نا بنیادی پیغام اس سورۃ کا اور دوستی اور دشمنی کے تعلق سے بات ہوئی ہے اب اختتام دیکھیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَوَلَّوْا۟ قَوْمًا غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا۟ مِنَ ٱلْءَاخِرَةِ كَمَا يَئِسَ ٱلْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْقُبُورِ ١٣﴾ [الممتحنة: 13]

اے ایمان والو! وہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور تصدیق کی اور یعنی شریعت پر عمل پیرا بھی ہوئے اُن لوگوں کو دوست مت بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، جنہوں نے کفر کیا اُن لوگوں کو دوست مت بناؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے ثواب سے آخرت میں ایسے مایوس ہو چکے ہیں جیسا کہ کافر قبر والوں سے مایوس ہو چکے ہیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ممکن نہیں ہے اُن کے لیے جب انہوں نے معاملے کی حقیقت کو دیکھ لیا ہے (یعنی قیامت کے دن) اُن کو علم یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے اُن کے لیے کوئی حصہ بھی نہیں ہے، یا اس طریقے سے جیسا کہ کافر مایوس ہو چکا ہے کہ قبر میں مردے جو ہیں وہ کبھی دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے، کیونکہ کافروں کے عقیدے میں سے ایک یہ عقیدہ بھی ہے کہ وہ بعث کا انکار کرتے ہیں کہ مردے دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے (اور اس آیت کا اختتام اسی چیز پر ہوا ہے)۔

دوستی اور دشمنی کی ہم بات کر رہے تھے یہ بنیادی پیغام ہے کہ ایمان والوں کو منع کر دیا کہ ایسے لوگوں سے کبھی بھی دوستی مت رکھو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور یہ لوگ آخرت سے ایسے مایوس ہو چکے ہیں جیسا کہ کافر اصحاب القبور سے مایوس ہو چکے ہیں۔

تو کفر کی بنیاد پر کبھی بھی کسی کافر سے دوستی نہیں ہو سکتی، جب تک وہ کافر اپنے کفر پر قائم ہے تو اس سے دوستی نہیں رکھی جاسکتی (اور تفصیل پہلے گزر چکی ہے)، اگر دوستی اس حد تک ہے کہ عدل وانصاف پر ہے خیر خواہی اور میوچل رسپیکٹ (Mutual respect) جو ہے تو تب تو ٹھیک ہے بشر طیکہ دینی دشمن نہ ہو، اور یہ دوستی جو ہے دلی دوستی جو مسلمانوں کے خلاف نہ ہو جیسے پہلے گزر چکا ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال: بزنس تو کر سکتے ہیں؟

جواب: اس میں آتا ہے ناانصاف میں آتا ہے خیر خواہی میں آتا ہے، بزنس کر سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

لیکن ایک بات رہ گئی ہے اسی میں شامل کر دیں کہ کافر کی دو قسمیں ہیں: (۱) ایک وہ جو حربی کافر ہے جو جنگ پر اُترا ہوا ہے اس کے تعلق سے یہ بیان کریں کہ جو دین میں تمہارے خلاف جنگ کرتے ہیں اس سے دوستی تم نہیں رکھ سکتے۔

(۲) دوسری قسم کا کافر وہ ہے جو مسالمین جسے کہتے ہیں جو امن پر قائم ہیں اِن کی مختلف قسمیں ہیں: ذمی بھی ہیں، مسالم بھی ہیں، معاہد بھی ہیں (تین قسم کے ہیں)، ان سے دوستی رکھی جاسکتی ہے عدل وانصاف کی بنیاد پر، میوچل رسپیکٹ (Mutual respect) ہے، خیر خواہی سے تعلق آپ رکھ سکتے ہیں، بزنس اس میں شامل ہو جاتا ہے، اور جو ویزہ جیسے موجود ہیں سفارت خانے یہ اسی بنیاد پر ہیں۔

کیونکہ ذمی تو تب ہوتا ہے جب کوئی مسلمان ملک کافروں پر قابض ہو جاتا ہے اور وہ کافر اس ملک میں رہتے ہیں اسلام قبول نہیں کرتے تو انہیں اہل الذمہ کہتے ہیں جو آج کے زمانے میں موجود نہیں ہیں، لیکن باقی جو دو ہیں معاہد اور مستامن جو ہیں یہ موجود ہیں۔

کسی عہد وپیمان پر کوئی کافر کسی مسلمان ملک میں آتا ہے تو اس کے ساتھ ہم کیسا برتاؤ رکھیں دشمنی رکھیں؟ نہیں۔ آپ دوستی کس بنیاد پر رکھ سکتے ہیں؟ دینی نہیں، دنیا کے اعتبار سے وہ آپ کی رسپیکٹ (respect) کرتے ہیں آپ بھی

رسپیکٹ (respect) کرواُن کی، وہ آپ سے سچ بولتے ہیں، آپ بھی سچ تو ہر حال میں بولنا ہے لیکن آپ کی وہ خیر خواہی کرتے ہیں یہاں پر کوئی محنت کرتے ہیں آپ کی خدمت کرتے ہیں آپ اس اعتبار سے اُن کے ساتھ خیر خواہی سے کام لیں اور عدل وانصاف کی بنیاد پر اُن کے ساتھ تعلق قائم رکھا جا سکتا ہے۔

لیکن جو حربی ہیں جو جنگ پر اُترے ہوئے ہیں اُن کے ساتھ دوستی رکھنا جائز نہیں ہے (واللہ اُعلم)۔

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ، أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنۡتَ أَسۡتَغۡفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيۡكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (60.سورۃ الممتحنہ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio